مناظر اسلام شیخ القرآن حضرت علامہ محمد فیض احمد اویسی

حضرت علامہ سید شاہ تراب الحق قادری

مکتبہ غوثیہ سبزی منڈی فیضان مدینہ کراچی نمبر ۵ فون:

4943368

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی و نسلم علی رسولہ الکریم

اما بعد اس خو[illegible] بصورت اور پیارے پیارے رسالے کو قبلہ محدث وقت شیخ القرآن علامہ مفتی محمد فیض احمد اویسی صاحب نے خوب تحریر فرمایا ہے اور ایک اہم مسئلے پر عوام و خواص کو مواد عطا فرمایا۔ اکثر و بیشتر یہ سوال عوام اہلسنت سے مخالفین کیا کرتے ہیں۔ علماء اہلسنت نے اس کا جواب دیا مگر ہر ایک کو جواب دینا مشکل امر تھا۔ قبلہ اویسی صاحب نے اس مسئلہ پر مشکل کشائی فرمائی جو یہ کہتے تھے سعودی عرب میں جب عوام اہلسنت جاتے ہیں تو ان کی اقتدا کیوں نہیں کرتے۔ قبلہ اویسی صاحب نے دلائل شرعیہ کے ذریعے امام حرم کی اقتداء میں نماز کا حکم بیان فرمایا اور یہ ثابت کردیا کہ یہ کوئی [illegible] مسئلہ نہیں بلکہ یہ شرعی مسئلہ ہے کسی بھی بدعقیدہ کی اقتداء میں نماز درست نہیں [illegible] کہ عوام اہلسنت جانتے ہیں کہ نماز ایک اہم عبادت ہے اور نماز جب ہی درست [illegible] جب راسخ العقیدہ امام ہو چاہے حنفی حنبلی مالکی شافعی ہو۔ لہٰذا عوام اہلسنت سے گز[illegible] ہے اس رسالے کو زیادہ سے زیادہ عام کریں تاکہ لوگوں کی نمازیں برباد ہونے سے بچ[illegible] قبلہ اویسی صاحب کے شکر گزار ہیں کہ انہوں نے اس رسالے کی اشاعت کی اجاز[illegible] فرمائی۔

اللہ عزوجل اپنے محبوب ﷺ کے صدقے میں ان کا سایہ تا دیر قائم و دائم فرمائے

آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

العبد الفقیر عبدالوحید القادری

خادم دارالعلوم غوثیہ و مکتبہ غوثیہ

سبزی منڈی کراچی۔ ۵

مورخہ :96 - 9 - 28

قرآن پاک کا بے بہا خزینہ

تفسیر روح البیان

ترجمہ اردو

فیوض الرحمٰن

مترجم
محدث دوراں مفسر قرآن حضرت علامہ محمد فیض احمد اویسی رضوی مدظلہ
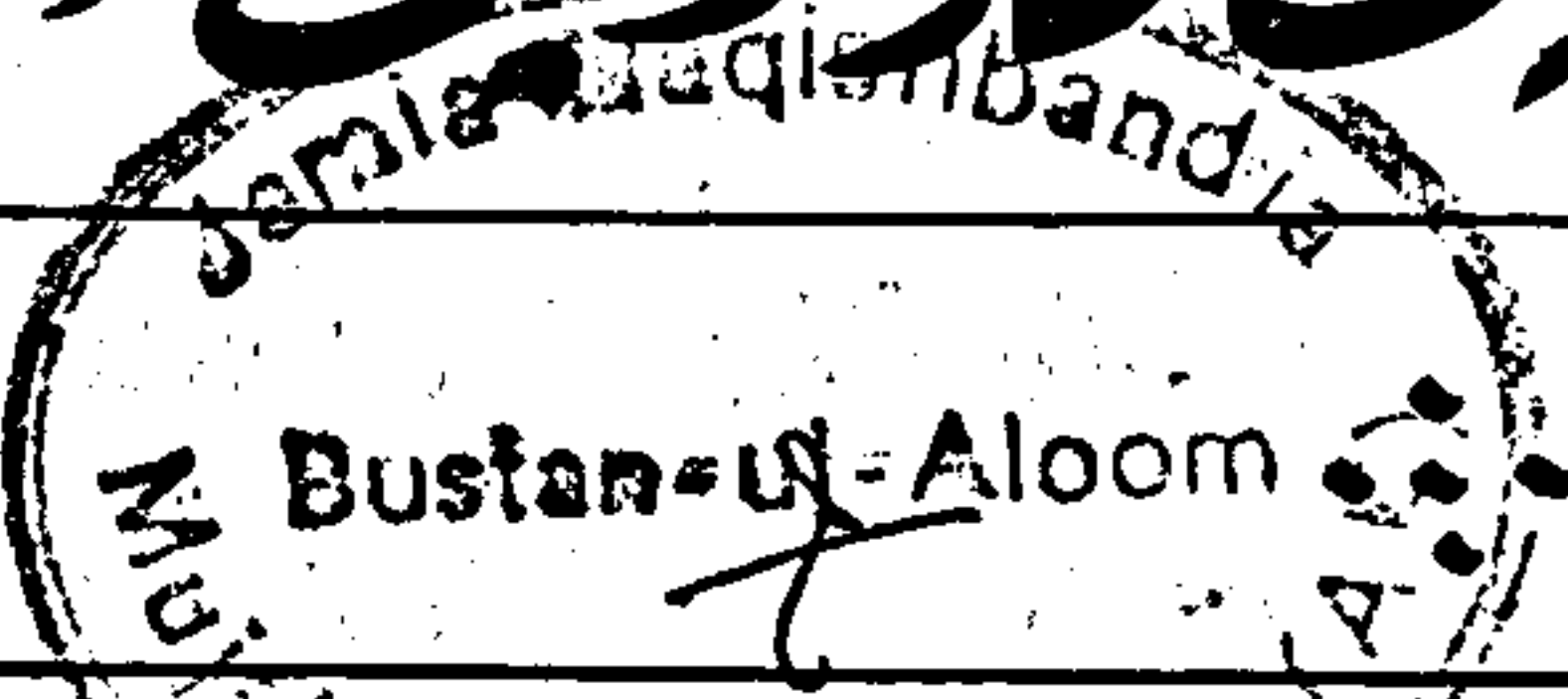
کلام پاک کے سمجھنے میں یہ تفسیر آپ کی صحیح راہنمائی کریگی
ہر پارہ ضخیم جلد پر مشتمل ہے۔

فون: ۲۴۱۰
ناشر: مکتبہ اویسیہ رضویہ سیرانی روڈ بہاولپور (پاکستان)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیش لفظ

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

امام حرم (مکہ معظمہ و مدینہ طیبہ) ہمارے دور میں وہابی عقائد سے منسلک ہے اسی لیے بُرے عقیدہ والے کی اقتداء میں نماز نہیں ہوتی ہمارے اسلاف رحمہم اللہ نے کبھی گندے عقیدے والے کی اقتداء میں نماز نہیں پڑھی سیدنا علی المرتضیٰ و دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے باغی امام کے پیچھے نماز نہیں پڑھی ایسے ہی یزید کے لشکر نے جب حرم نبوی پہ قبضہ جمایا تو نماز تو بجائے مانند بعض صحابہ مسجد نبوی کو بھی چھوڑ کر امام حرم کی اقتداء میں نماز نہیں پڑھتے تھے ایسے ہی خوارج کی اقتداء میں کسی مسلمان نے نماز نہیں پڑھی وہابی مذہب بھی خوارج کی شاخ ہے (شامی) تفصیل آئے گی انشاءاللہ۔ اور نجدی وہابی کو قبضہ بر حرم تھوڑا عرصہ ہوا ورنہ اس سے پہلے ترکوں کے دور میں سنی حنفی ائمہ حرم تھے تو ہمارے اسلاف ان ائمہ کی اقتداء میں نمازیں پڑھتے لیکن وہابی نہیں پڑھتے تھے۔ تلك الايام نداولها۔"

اصولی لحاظ نہ صرف ہم اہلسنت بلکہ دیوبندی فرقہ بھی ناجائز سمجھ کر ریال کی لالچ میں پڑھ لیتے ہیں اور غیر مقلد وہابی صرف ضد کی بیماری کے بیمار ہیں ورنہ ان کا معاملہ زبوں تر ہے۔ تفصیل آئندہ اوراق میں ملاحظہ فرمائیں۔

محمد فیض احمد اویسی رضوی غفرلہ پاکستان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

اما بعد! حجاج کو بالخصوص پریشانی لاحق ہو جاتی ہے جب حج جیسی مقدس عبادت اور سرورِ دوجہاں صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ومشائخ کے مختلف فتاویٰ سنتے ہیں تو تمام خوشی حزن وملال سے بدل جاتی ہے اس لیے کہ حج سے اہم عبادت نماز ہے کیونکہ معراج المومن ہے اس کی تکمیل کے لیے تو اتنا طویل سفر کیا اور سخت سے سخت تکلیفیں جھیلیں لیکن جب حرمین شریفین میں قدم رکھا تو علماء ومشائخ کے فتاویٰ مختلفہ نے وا ہیات پیدا کر دی اور حج کی صعوبتیں میں ذہنی پریشانی نے اور اضافہ پیدا کر دیا فقیر نے بارہا اس کے متعلق توضیح کا ارادہ کیا لیکن لسے عمداً ابھی ملتوی رکھا صرف اس خیال پر کہ جب حرمین طیبین حاضری نصیب ہو گی اس وقت اس کی تکمیل کرونگا کیونکہ بعض امور مشاہدہ سے متعلق تھے۔ جب ۱۳۹۹ھ اللہ تعالےٰ نے اپنے حبیب اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے اس سیۂ روزگار کو حرمین شریفین کی حاضری کا شرف بخشا تو حالات کا مشاہدہ کر کے یہ چند سطور حوالہ جات جس کا نام انزال السکینۃ علی من لا نصلی خلف الامام النجدی فی المکۃ والمدینۃ المعروف بہ (امام حرم رکھا۔ اللہ سے دعا ہے کہ اسے قبول فرما کر فقیر کے لیے موجب نجات اور عوام کے لیے مشعل راہ اور انصاف پسند حضرات کے موجب تسکین بنائے۔ (آمین)

حضرت مولانا ابوالصالح محمد فیض احمد اویسی رضوی غفرلہ۔ بہاولپور

۱۱ نومبر ۲۲ ذوالحج ۱۳۹۹ھ حرم نبوی شریف قبل صلوٰۃ المغرب

وہابی نجدی حکومت

حرمین شریفین پر نجدیوں وہابیوں کا قبضہ ہے اور وہابی نجدی اپنے عقائد پر نہ صرف خود کاربند ہیں بلکہ ذرہ برابر بھی کسی میں اپنے عقائد کے خلاف پاتے ہیں اس کے سو جان دشمن بن جاتے ہیں بلکہ اب تو یہ حال ہے جو ان کے معمولات کے خلاف کرے یا ان کے پیچھے ان کی اقتدا میں نماز نہ پڑھے اسے گرفتار کیا جاتا ہے۔ ؎

ہم پہلے وہابی نجدی تعارف ضروری سمجھتے ہیں تاکہ حقیقت اوجھل نہ رہے۔

محمد عبدالوہاب کا مختصر تعارف

جناب شوکت صدیقی صاحب ۱۴ تا ۲۱ مئی ۱۹۷۶ء کے الفتح میں لکھتے ہیں۔ اہلسنت اور وہابیوں کے اختلاف لگ بھگ ڈھائی سو سال پرانے ہیں۔ ان اختلافات کا آغاز تحریک وہابیت سے ہوا جس کے بانی محمد ابن عبدالوہاب نجدی تھے وہ ۱۷۰۳ء میں اعلینہ کے مقام پر پیدا ہوتے انہوں نے ابتدائی تعلیم بصرہ اور مدینہ منورہ میں حاصل کی عربوں کے اس وقت کے مسلم معاشرہ کی اصلاح کے لیے آواز بلند کی اور اتحاد اور اصلاح کے نام پر چاروں بزرگ فقہا امام مالک شافعی، امام احمد ابن حنبل، امام ابوحنیفہ کی تعلیمات پر دل آزاری اور گستاخی کی حد تک سخت تنقید کی اور ان کے پیرو مسلمانوں کو دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا محمد ابن عبدالوہاب نجدی نے جوش خطابت میں احادیث کو "خرافات کا پلندہ" بتایا اپنے رسالوں اور اپنی تصانیف میں اسوۂ رسول کو کمتر ثابت کرنے کی کوشش کی اور برملا ایسی باتیں کہیں جن سے تکفیر کی بو آتی تھی چنانچہ وہ حکام کی خفگی اور عتاب کے مورد بنے انہیں جلا وطن کر دیا گیا آخر انہیں "داریہ نجد" کے ہمسایہ حکمران امیر محمد ابن سعود کے دربار میں پناہ لینے پر مجبور ہونا پڑا۔ رفتہ رفتہ وہ امیر سعود کی حکومت کے دینی پیشوا اور نگران بن گئے۔

؎ ان حالات سے ہر حاجی اور عمرہ کرنے والے تمام واقف ہیں۔ اویسی غفرلہ

دونوں نے مل کر ترکوں کے خلاف جنگ کی اور ۱۷۶۵ء تک نجد کا ایک بڑا حصہ فتح کر لیا اس سال امیر محمد سعود کا انتقال ہوا اور ان کا بیٹا عبدالعزیز ان کا جانشین ہوا امیر عبدالعزیز کے عہد میں نظامِ حکومت براہ راست محمد ابن عبدالوہاب نجدی کی نگرانی میں آ گیا ۱۷۹۲ء میں ابن عبدالوہاب کا انتقال ہوا مگر جب تک وہ زندہ رہے نجد کی حکومت اور ان کے حکمران ان کے زیر نگین رہے انہوں نے نجد کے لوگوں کو اپنے عقائد میں اس طرح ڈھالا کہ مسلمانوں میں ایک نیا فرقہ وجود میں آیا جو وہابی کہلایا ابن عبدالوہاب کے انتقال کے بعد بھی وہابیوں کی سلطنت کی توسیع کا سلسلہ جاری رہا حتیٰ کہ پورا نجد ان کے قبضے میں آ گیا وہابیوں نے اپنے عقائد کی توسیع و ترویج میں انتہا پسندی سے کام لیا انہوں نے مسلمانوں پر ہر قسم کا ظلم و تشدد ڈھایا حتیٰ کہ دیوبند کے ممتاز عالم مولانا حسین احمد مدنی کو بھی جو اپنے عقائد کے اعتبار سے وہابیوں سے قریب نظر آتے تھے وہابیوں کے جور و ستم کا اعتراف کرتے ہوئے محمد ابن عبدالوہاب نجدی اور اس کے مقلدین کے بارے میں یہ کہنا پڑا۔

صاحبو! محمد ابن عبدالوہاب نجدی ابتدا تیرہویں صدی ہجری میں نجد سے ظاہر ہوا اور چونکہ خیالات باطلہ اور عقائدِ فاسدہ رکھتا تھا اس لیے اس نے اہلسنت والجماعت سے قتل و قتال کیا ان کے اموال کو غنیمت کا مال اور حلال سمجھا گیا ان کے قتل کرنے کو باعث ثواب و رحمت شمار کرتا رہا اہل عرب کو خصوصاً اہل حجاز کو عموماً اس نے تکلیف شاقہ پہنچائیں سلف صالحین اور اتباع کی شان میں نہایت گستاخی اور بے ادبی کے الفاظ استعمال کئے بہت سے لوگوں کو بوجہ اس کی تکلیف شدیدہ کے مدینہ منورہ اور مکہ مکرمہ چھوڑنا پڑا۔ ہزاروں آدمی اس کے اور اس کی فوج کے ہاتھوں شہید ہو گئے دراصل وہ ایک ظالم، باغی، خونخوار اور فاسق شخص تھا۔ (الشہاب الثاقب صہ ۴۲)

سوال از اویسی یہ عبارت حسین احمد مدنی کی ہے تو پھر یہی بات حسین احمد مدنی کے کہنے کے باوجود محترم و مقدس رہے آپ کے نزدیک صاحب

کمال قرار دیتے گئے اور جب یہی لفظ بلکہ اس سے بھی کمتر ہم کہتے ہیں تو دیوبند کا سارا خانوادہ کیوں برہم اور سیخ پا ہو جاتا ہے۔ (اس کا جواب عوام دیوبندیوں سے لینا چاہئے)

مکہ و مدینہ پر قبضہ

مکہ معظمہ پر قبضہ کے کچھ ہی عرصہ بعد امیر عبدالعزیز کو ایک ایرانی نے قتل کر دیا اس کا بیٹا سعود ابن عبدالعزیز اس کا جانشین ہوا۔ ۱۸۰۶ء میں اس نے مکہ اور مدینہ پر جو وہابیوں کے ہاتھوں سے نکل گئے تھے ایک بار پھر ترکوں سے چھین کر قبضہ کر لیا امیر سعود نے اس کے بعد حجاز میں اپنی طاقت مستحکم کی اور وہابیوں کے دائرہ اثر کو شام اور عراق اور خلیج تک وسیع کرنے کی کوشش کی۔ نجدی وہابیوں کو اپنی اس جدوجہد میں جو خلافت عثمانیہ اور عرب ممالک پر تسلط کے خلاف تھی انگریزوں کی پشت پناہی حاصل تھی انگریز اور دوسری یورپی طاقتیں سلطنت عثمانیہ کی یورپی عرب اور افریقی مقبوضات پر عرصہ سے دانت لگائے اور قبضہ کرنے کی سخت کوشش میں تھے کہ ترکوں کو مذہبی خلفشار میں مبتلا کر کے فائدہ اٹھایا جائے وہابیوں نے ان کے اس منصوبے کو کامیاب بنانے میں نہایت اہم کردار ادا کیا۔

وہابیوں نجدیوں کا قبضہ کیا

تاریخ شاہد ہے کہ نورالدین و صلاح الدین ایوبی رحمہما اللہ کے بعد ترکوں نے انگریزوں اور دوسرے دشمنان اسلام ترک کی قوت و طاقت سے لرزہ براندام تھے لیکن ترکوں کو ہر جانب جنگوں میں گھیر رکھا تھا ترک کی انہی دشمنوں میں مصروفیت سے وہابیوں نے فائدہ اٹھا کر حرمین طیبین پر قبضہ کر لیا۔ مگر ترک حکمران جلد ہی وہابیوں اور ان کے پشت پناہ انگریزوں کے بڑھتے ہوئے سیاسی خطرے سے باخبر ہو گئے اور انہوں نے وہابیوں کی سرکوبی کے لئے مصر کے محمد علی پاشا سے مدد مانگی محمد علی پاشا نے ۱۸۱۶ء میں اپنے بیٹے ابراہیم پاشا کی زیر کمان ایک فوجی مہم وہابیوں کے خلاف روانہ کی اس وقت امیر سعود کا بیٹا ان کے انتقال کے بعد برسر اقتدار آیا تھا ۱۸۱۸ء میں ابراہیم پاشا نے اسے شکست دی اور گرفتار کر کے قسطنطنیہ

بھیجدیا جہاں اسے قتل کر دیا گیا مصری فوجوں نے وہابیوں کا دارالحکومت لوٹ لیا اور اسے آگ لگادی اس طرح وہابیوں کی سیاسی قوت کا قلع قمع کر دیا گیا۔ مگر پہلی عالمی جنگ کے دوران وہابیوں نے خلافت عثمانیہ کے اقتدار کو حجاز اور دوسرے ممالک سے ختم کرنے کے لیے ایک بار پھر انگریزوں کی امداد و حمایت سے اپنی مہم کا آغاز کیا ۱۹۱۸ء میں ترکوں کی شکست کے بعد وہ دوبارہ برسر اقتدار آگئے مگر ان کی سلطنت آزاد نہ تھی ان کی حیثیت انگریزوں کی نوآبادی سے زیادہ نہ تھی۔

انگریز کی تمنا

دنیائے اسلام پر دو بڑے کٹھن وقت آئے۔ ایک وہ جب تاتاریوں نے مسلم ممالک کو ایک سرے سے دوسرے سرے تک روند ڈالا دوسرا جب پہلی عالمی جنگ کے بعد یورپی اقوام نے سارے مسلم ممالک پر تسلط جما لیا تھا اس جنگ میں جرمن اور ترک شکست کھا گئے تھے ان دنوں برطانیہ بہت طاقتور تھا آج امریکہ کو بھی وہ اقتدار حاصل نہیں: برطانوی وزیر اعظم اس بات پر تلا ہوا تھا کہ ترکی نام کا کوئی ملک روئے زمین پر باقی نہ رہے بظاہر اس کی خواہش کے راستہ میں کوئی رکاوٹ نہ تھی مگر اللہ تعالٰے کی مدد سے اتاترک نے موجودہ ترکی بچالیا (نوائے وقت ۲۴ جولائی ۱۹۸۹ء)

انگریزوں کا پروردہ

انگریز کی آرزو اور ترکوں کی شکست محمد بن عبدالوہاب کی تحریک وہابیت کا دوسرا نام ہے اور یہ بدبخت انسان ازلی شقاوت سے باپ حضرت مولانا عبدالوہاب رحمۃ اللہ تعالٰے کی بد دعا کا نتیجہ ہے اس کی ابتدائی تحریک میں وہ زندہ تھے اور وہ خود اباؤ اجداد سنی مسلک تھے آپ کا تمام خاندان اسلاف صالحین کے عقائد و معمولات کے پابند تھے صرف یہی ایک بدبخت انسان نہ صرف ان کے مسلک کے خلاف تھا بلکہ تحریک چلا کر رسولئے زمانہ ہوا بالآخر ایک آپ اس کی شرارت سے تنگ ہو کر اپنے اصل وطن عینیہ کی سکونت ترک کر کے اس علاقہ کے ایک دوسرے شہر حریملا میں سکونت اختیار کر لی تھی کیونکہ عینیہ شیخ (النجدی) کی تحریک کا مرکز بن گیا تھا۔

اور وہ یہاں پر ۱۱۵۳ھ میں وفات پاگئے۔ (تاریخ نجد و حجاز صد ۲۶)

نبوی دعاء علامہ عینی شارح بخاری و علامہ قسطلانی و ملا علی قاری و دیگر محققین زوردار دلائل سے ثابت کیا کہ حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہر دعا مستجاب ہے اور احادیث مبارکہ شاہد ہیں کہ نبی پاک صلے اللہ علیہ وسلم کو کفار و مشرکین نے شکست وغیرہ کی مجلسیں مشاورہ قائم کیں ان میں ابلیس شیخ نجدی کی صورت میں شامل ہوتا آخر اس میں کچھ تو........

محمد بن عبدالوہاب نجدی کا اصلی چہرہ یہ ازلی شقی نجد کے اسی علاقہ میں پیدا ہوا جس علاقہ کا مسیلمۃ الکذاب تھا اور تعلیم بھی ان اساتذہ پر اثر انداز ہوئی جو ابن تیمیہ کے عاشق زار تھے یعنی ابن سیف اور حیات سندھی علی طنطاوی وہابی نجدی اس کے متعلق لکھتا ہے۔

ان الشیخ کان یغلو فی الا نکار علی فاعلها حتی یصل الی تکفیرهم و تطبیق الایات التی نزلت فی المشرکین علیهم وقد نبه محمد الی ما یصنع بعض زوار قبر الرسول صلی الله علیه و اله وسلم وقال له اتری هؤلاء لان هؤلاء متبرکا هم فیه و باطل ما کانوا یعملون ویظهر ان ما انکروه علی ابن عبدالوهاب من تکفیر الناس کان الله من آثار هذا الشیخ المهتدی محمد عبدالوهاب (کی تاریخ) از طنطاوی صد ۱۶، ۱۷، تاریخ نجد و حجاز صد ۲۵۔

ہمفرے کے اعترافات یہ ایک انگریز حکومت کے جاسوس ہمفرے نامی کی آپ بیتی ہے (انگریزی زبان میں) اب اردو میں بھی چھپ چکی ہے یہ جاسوس خود لکھتا ہے مجھے ترکوں کے خلاف جاسوسی کے لیے چھوٹی

عمر میں بھیجا گیا وہاں مسلمان بن کر قرآن مجید اور اسلامی کتابیں ترکوں کے ایک بڑے معتمد علیہ عالم دین سے پڑھیں ترکوں کے مخالفین کی تاک میں رہا علماء میں محمد بن عبدالوہاب نجدی خوب انسان ملا اس سے دوستی جوڑی اور انگریز سربراہوں سے ملاقاتیں کرائیں انہوں نے اسے خوب تیار کیا اور ہر طرح کی تربیت کے بعد ترکوں کے خلاف استعمال کیا یہاں تک کہ وہ ترکوں کی شکست میں اسی تحریک وہابیت سے کامیاب ہوا گھر کی ایک اور تصدیق ملاحظہ ہو۔

انگلینڈ کی تصدیق

انگلینڈ (برطانیہ) سے شائع ہونے والا ماہنامہ دعوت الحق (اپریل) ۱۹۸۰ء میں ہے کہ حکومت ترکی کے ساتھ پاکستان کا گہرا تعلق رہا ہے ۱۹۱۴ء کی جنگ میں حالانکہ پاکستان نہیں بنا تھا یہ ہندوستان تھا اور برطانیہ اور برطانیہ کا غلام تھا لیکن پھر بھی مسلمانوں نے ترکی کا ساتھ دیا۔ یورپ و برطانیہ دونوں نے شریف حسین شاہ حسین جارڈن کے دادا کو بلا کر نجدی وہابی تحریک کی مدد کی ترکوں کو مکہ مدینہ سے نکال کر دم لیا۔ پانچ سو سال تک ترکوں نے تمام یورپ کے عیسائیوں کا مقابلہ کیا جب یورپ والے ترکوں کو فتح نہ کر سکے تو پھر مسلمانوں کو آپس میں لڑا دیا۔ مکہ مدینہ سے ترکوں کو نکالا اور وہابی بن کر ان کی مدد کرائی جب نجدی وہابیوں کی مدد کر چکے تو ترک عرب سے نکل گئے پھر ہندوستان میں نجدی وہابیوں کے خلاف ایک جماعت بنا دی کہ تم وہابیوں کے خلاف بغاوت کرو مرزا غلام احمد قادیانی کو کھڑا کر دیا کہ تم تمام مسلمانوں کے خلاف بغاوت کرو، جنگ لڑو، نبوت کا دعویٰ کرو پوری پوری مدد مرزا قادیانی کی برطانیہ نے فرمائی آج ترکی حکومت میں لڑائی جھگڑا ہو رہا ہے مارشل لا ر لگایا ہوا ہے اس بڑے جھگڑے میں یورپ والوں کا ہاتھ ہے۔

پانچوں انگلیاں گھی میں

سب کو معلوم ہے کہ جس فرقہ کو انگریز بہادر کی سرپرستی نصیب ہوئی وہ عوام کی نظروں میں کتنا ذلیل وحقیر ہو وہ آسمان سے باتیں کرتا ہے اپنے ملک میں دیکھ لیجئے کہ قادیانی۔ وہابی۔ دیوبندی فرقے کیسے ترقی پذیر ہوتے دور حاضرہ تک یہی کیفیت جاری وساری ہے کہ جس فرقہ کو امریکہ یا کوئی دشمن ملک وملت گلے لگا لیتا ہے وہ ملک میں کتنا جلدی چھا جاتا ہے یہی حالت محمد بن عبدالوہاب کی ہے اس کا ایک نام لیوا خود لکھتا ہے۔

شیخ الاسلام (محمد بن عبدالوہاب) کے تجدیدی مساعی کی روشنی میں اب بھی پورے زور شور سے کام ہو رہا ہے کروڑوں روپیہ صرف کیا جا رہا ہے تاریخ نجد وحجاز صہ ۵۲ از عطار کی تصنیف صہ ۱۲۸)

طوفان برپا

محمد بن عبدالوہاب انگریز کی نمکخواری میں ترکوں (اہلسنت) کے عقائد ومعمولات کو شرک وبدعات کا نشانہ بنایا تو تمام عالم اسلام میں ایک طوفان برپا ہو گیا ہر طرف سے وہابیت پر لعنت لعنت کا غلغلہ سنائی دیا اس کے اپنے خاندان کے علاوہ ہزاروں علماء اسلام نے ہزاروں کی تعداد میں اسکے رد میں کتابیں۔ رسالے لکھے لیکن کیا ہو سکتا تھا۔

ع جسے انگریز رکھے اوراسے کون چکھے، آج تک انگریز (امریکہ وغیرہ) کی سرپرستی میں جس طرح کا تحفظ نجدی حکومت کو حاصل ہے اسے عالم اسلام کا بچہ بچہ جانتا ہے۔

خوارج کا دوسرا نام وہابیت

اس کی تفصیل فقیر نے کتاب "ابلیس تا دیوبند" میں لکھی ہے سردست امام شامی جن کے فتاوی ہمارے ملک (ہند و پاک) کے علاوہ ہر اسلامی ملک میں حرف آخر کی حیثیت رکھتے ہیں وہ اپنی مشہور زمانہ تصنیف فتاوی شامی میں وہابیت اور بانی وہابیت ابن عبدالوہاب نجدی اور اس کی ذریت کے متعلق فرماتے ہیں۔

كما وقع في زماننا في اتباع عبد الوهاب الذين خرجو من
نجد و تقلبوا على الحرمين وكانوا ينتحلون مذهب الحنابلة
لكنهم اعتقدوا انهم المسلمون و ان من خالف اعتقادهم مشركون
فاستباحوا بذالك قتل اهل السنة و قتل علمائهم حتى كسر الله
شوكتهم وخرب بلادهم و ظفر بهم عساكر المسلمين عام
ثلث و ثلثين و مائتين و الف۔

جیسے کہ یہ لوگ نجد سے نکلے اور مکہ و مدینہ پر غلبہ کر لیا۔ اپنے آپ کو حنبلی کہلاتے لیکن
ان کا عقیدہ یہ تھا کہ صرف ہم ہی مسلمان ہیں اور جو ہمارے عقائد کے خلاف ہے وہ مشرک
ہیں اس لیے کہ انہوں نے اہلسنت والجماعت کا قتل جائز سمجھا اور علماء اہل سنت کو قتل
کیا یہاں تک کہ اللہ تعالٰی نے وہابیوں کی شوکت توڑ دی اور ان کے شہروں کو ویران کر دیا
اور اسلامی لشکروں کو ان پر فتح دی یہ ۱۲۳۳ھ کا واقعہ ہے۔

غیر مقلدین وہابی اسی خارجی اور خونخوار ظالم وہابی کے پیروکار ہی نہ صرف حرمین
طیبین بلکہ پوری نجدی حکومت کی مساجد (اوقاف) میں امامت
وخطابت سرانجام دیتے ہیں غیر مقلد وہابی اصولی لحاظ سے نجدی حکومت مشرک اور بدعتی ہے
لیکن چونکہ محمد بن عبدالوہاب اور نجدی حکومت ترکوں سے جب برسر پیکار تھے تو ہند سے
انہوں نے دست تعاون بڑھا اسی لیے وہ یاری بشرط استواری کو نبھا رہے ہیں ورنہ ان
کے فتاویٰ و عقائد کی روشنی میں نجدی حکومت مشرک اور بدعتی ہے اس کے لیے کہ نجدی حکومت

ے اپنے منہ میاں مٹھو بن کر یہ حضرات خود کو اہلحدیث بتاتے ہیں حالانکہ درحقیقت
یہ لوگ بہت سی احادیث کے منکر ہیں فقیر نے کتاب "شتر بے مہار" میں لکھ دی ہے یہ ایسے
ہے جیسے منکرین حدیث خود کو اہل قرآن بتاتے ہیں۔

مع تحریک وہابیت حنبلی ہیں نہ صرف زبانی جمع خرچ بلکہ اپنے تمام ملک میں عملاً حنبلیت (تقلید) پر زور دیتے ہیں اور ان کے بہت سے عملی امور ایسے ہیں جو بدعات ہی بدعات ہیں اور غیر مقلدین کے نزدیک بڑا مشرک اور بڑا بدعتی ہے۔

فیصلہ حبیب کبریا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حدیث شریف میں ہے۔ ان رجلاً اَمَّ قومًا فبصق فی القبلۃ ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ینظر فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حین فرغ لا یصلی لکم فاراد بعد ذلک ان یُصلی لھم فمنعوہ واخبروہ بقول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فذکر ذالک لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نعم وحسبت انہ قال انک اذیت اللہ ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ (رواہ ابوداؤد ص ۶۹ ج ۱)

اصحاب نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے احمد رضی اللہ تعالٰے عنہ نے روایت کی کہ ایک آدمی نے قوم کو جماعت کرائی اور قبلہ رخ تھوک دیا اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم دیکھ رہے تھے جب فارغ ہوا تو آپ نے فرمایا اس کے بعد یہ شخص جماعت نہ کرائے اصحاب مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو منع کر دیا اور اس شخص کو بھی صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے سرِ عالم نورِ مجسم صلے اللہ علیہ وسلم دیکھ رہے تھے جب فارغ ہوا تو آپ نے فرمایا اس کے بعد یہ شخص جماعت نہ کرائے اصحاب مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو منع کر دیا اور اس شخص کو بھی صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے سرِ عالم نورِ مجسم صلی اللہ علیہ کے اس فیصلے سے متنبہ کر دیا اس نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے صورتِ حال عرض کی آپ نے فرمایا کہ تو نے اللہ اور رسول کو اذیت تکلیف پہنچائی ہے۔

فائدہ سرورِ عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے دین کے پرستار (عاشق) سے اپیل ہے کہ غور فرمائیں کہ صرف کعبہ مکرمہ کی طرف تھوکنے والے امام (صحابی) کو خود سرورِ عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے امامت سے ہٹادیا بلکہ وہی امام دوبارہ امام کی جرات کرتا تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس کی امامت قبول نہیں کرتے بتائیے اس امام کی نماز کس کھاتے میں جائے گی جو کعبہ کے آقا بلکہ کعبہ کے کعبہ حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا گستاخ ہے اور وہ امام تو کعبہ کی سمت (جو مدینہ طیبہ سے تخمیناً تین سو میل دور ہے) کو تھوکتا ہے تو امامت کے لائق نہیں یہاں تو کھلے بندوں رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کو لاعلمی بے اختیار و دیگر بہت بُرے امور کا الزام لگاتا ہے اس کی امامت تم نے کس طرح برداشت کر رکھی ہے کیا بے غیرتی تو سر نہیں ہوگی بے غیرت بنو یا غیرت مند اس سے حضور سرورِ عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی عظمت میں کمی یا اضافہ نہ ہوگا البتہ یہ فیصلہ ابھی سے کرلیں کہ ایسے بے ادب گستاخ کے پیچھے تیری نماز برباد ہوگئی۔

امام نماز کو قتل کر دیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں ایک پیش امام ہمیشہ قرارت جہری میں سورۃ عبس و تولی کی تلاوت کرتا۔ مقتدیوں کی شکایت پر اسے طلب کیا گیا اور پوچھا کہ تم ہمیشہ یہی سورۃ تلاوت کیوں کرتے ہو۔ کہنے لگا: "مجھے خط آتا ہے کیوں کہ اس میں اللہ تعالےٰ نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جھڑکا ہے" اس پر اس کا سر قلم کر دیا گیا۔

امام اسمٰعیل حنفی حقی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ "حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو پتہ چلا کہ ایک امام ہمیشہ نماز میں اسی صورت (عبس وتولی) کی قرآت کرتا ہے تو آپ نے ایک آدمی بھیجا جس نے اس کا سر قلم کر دیا چونکہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مرتبہ عالیہ کی تنقیص کے ارادے سے اس کی قرآت کیا کرتا تاکہ مقتدیوں کے دل میں بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کم ہوجاتے اس لیے نگاہِ فاروقی میں وہ مرتد تھا اور

مرتد واجب القتل ہوتا ہے (روح البیان سورۃ عبس پ۳۰)

فائدہ کاش کوئی آج سیدنا عمر فاروق رضی عنہ جیسا غیور بادشاہ یا حاکم وقت دنیا میں پیدا ہوتا ہے کہ ایسے گستاخ بے ادب ائمہ مساجد و مبلغین منہ پھٹ اور بے باک قسم کے خطیبوں پر تعزیرات فاروقی جاری فرمائے ورنہ کاغذی سزائیں تو ہم اپنے لیڈروں سے سن سن کر مایوس ہو چکے ہیں۔

فتاویٰ غیر مقلدین غیر مقلدین پھانسی لٹک سکتے ہیں لیکن بلکہ غلط سلط نجدیوں کے خلاف ایک حرف نہ بولیں گے نہ لکھیں گے بلکہ غلط سلط تاویلیں کر کے ان کے کالے چہرے کا سفید رنگ ثابت کریں گے۔ اس لیے قانون ہے کہ جس کا کھائے اسی کا گائے ، یہ لوگ تحریک وہابیت نے روزِ اوّل سے تاحال نجدی کے ریال پہ پل رہے ہیں۔ البتہ اصولی طور ہم اہلسنت تو پہلے کہتے تھے۔ اب دیوبندی فرقہ سے ان کا حال سنیے جو ایک مکالمہ میں فقیر نے مرتب کیا۔

مکالمہ وہابی بہ دیوبند یاد رہے کہ امام کعبہ تھوڑا عرصہ پہلے پاکستان کا دورہ کرتا ہوا ہمارے شہر بہاولپور میں پہنچا تو وہابیوں غیر مقلدین کی مسجد میں نمازیں پڑھائیں جس کا ہمارے شہر کے وہابیوں نے اچھا خاصا شور مچا کر دُور دُور سے وہابیوں کو جمع کر لیا اس میں چند سنی عوام بھی پھنسا کے لائے تھے۔ امام کعبہ کے چلے جانے کے بعد بہاولپور کے دیوبندیوں نے ایک اشتہار شائع کیا چونکہ وہ سارے کا سارا فقیر کے اس موضوع کے موافق ہے اسی لیے اس کا خلاصہ بہ عنوان وہابی ہندی و وہابی عربی پیش کرتا ہے۔

عربی وہابی نجدی مقلد ہیں حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ کی تقلید

کا دم بھرتے ہیں۔

پاکستانی و ہندی وہابی	تقلید شرک ہے مقلد مشرک اور جاہل ہوتا ہے مقلد اندھے اماموں کی اندھی تقلید کرنے والا ہوتا ہے مقلد بصیرت

کا اندھا اور ذوق کا گندا ہوتا ہے لہٰذا ایسے شخص کے پیچھے نماز جائز نہیں ہے تقلید سراسر گمراہی ہے اس سے بچنا چاہیئے (بحوالہ رسالہ "مسئلہ رفع یدین ص ۱۷، ۴۰، ۵۲، مصنفہ عبداللہ بہاول پوری غیر مقلد، بحوالہ رسالہ اصلی اہلسنت ص ۲۱، ۲۲ الخ ایضاً)

عربی وہابی نجدی	نماز کے بعد دُعا مانگنا جائز سمجھتے ہیں چنانچہ بہاول پور میں غیر مقلدین کی مسجد میں امام کعبہ نے دُعا مانگی ۔

اگرچہ حرمین شریفین ہیں۔

پاکستانی و ہندی وہابی	نماز کے بعد دُعا مانگنا بدعت ہے۔ سنت کے خلاف ہے اور اہل بدعت کے پیچھے نماز

جائز نہیں۔

عربی وہابی نجدی	پاکستان میں یہاں امام کعبہ نے اور وہاں حرمین طیبین ہر نجدی امام پگڑی نہ سہی رومال یا کم از کم ٹوپی پہن کر نماز پڑھاتے ہیں۔

پاکستانی و ہندی وہابی	ننگے سر نماز پڑھنا زیادہ بہتر بلکہ باعث تقرب و ثواب اس کا تارک تارکِ سنت ہے

اور تارکِ سنت بدعتی ہے۔

عربی وہابی نجدی	فقہ حنبلی پر عمل اور اسی پر فتویٰ دیتے ہیں۔

پاکستانی و ہندی وہابی	فقہ پر عمل کرنا کفر و شرک اور فقہ پر عمل کرنے والوں کے پیچھے نماز بالکل حرام اور باطل ہے۔ (بحوالہ اصلی اہلسنت)

فقیر اویسی غفرلہ جب تقلید غلیظ فعل اور اس سے مقلد مشرک ہو جاتا ہے تو پھر تم نجدی امام کعبہ وغیرہ کو یہ فتوی کیوں نہیں چالو کرتے۔

اگر نماز کے بعد دعا مانگنا بدعت اور خلاف سنت ہے تو پھر تم امام کعبہ وغیرہ کو بدعتی کیوں نہیں کہتے۔ اگر سر ننگے نماز نہ پڑھنے والا اور خلاف سنت ہے تو یہ فتوی نجدی امام کعبہ وغیرہ پر کیوں جاری نہیں کرتے اگر فقہ پر عمل کرنا کفر شرک اور فقہ والوں کے پیچھے نماز حرام اور باطل ہے تو پھر تم نجدی امام کعبہ وغیرہ کے پیچھے کیوں پڑھتے ہو۔

فیصلہ اب یہ فیصلہ عوام اہل اسلام کے ہاتھ میں ہے کہ جو کفر و شرک اور بدعت کا فتوی ہم اہلسنت پر تو جاری کرتے ہیں لیکن یہ فتوی امام کعبہ پر کیوں نہیں اس لیے صاف اور واضح ہوا کہ ان کا یہ دعوی کہ ہمارا مسلک سعودیوں والا ہے تو یہ ان کے طریقوں اور اعمال کے خلاف کیوں صرف رفع یدین و آمین بالجہر اور وتر ایک رکعت سے دھوکہ سازی نہیں تو اور کیا ہے۔

مزید برآں / عربی وہابی نجدی بیس تراویح بالالتزام پڑھتے پڑھاتے ہیں اور ضاد کو ضاد ہی پڑھتے ہیں اور داڑھی کٹواتے یا خشخاشی فیشنی بناتے ہیں۔

پاکستانی و ہندی وہابی آٹھ تراویح کو سنت اور بیس تراویح کو بدعت کہتے ہیں اور ضاد کو ظاء کے مخرج میں ادا کرتے ہیں اور ان کی داڑھیاں چوتھے بٹن سے بھی آگے ہیں بلکہ سر مد بار۔

فیصلہ ۱۔ جب غیر مقلدین وہابی نجدی امام پر (حرم مکہ ہو یا مدینہ) کو من حیث التقلید مشرک و بدعتی کے پیچھے جائز ہے۔ عوام اہل اسلام ان سے اس کا جواب لیکر فقیر کو مطلع کریں ثواب ہو گا۔

دیوبندی فتویٰ

ان کے فتویٰ کی تفصیل آتی ہے یہ بھی اصولی لحاظ سے نجدی امام (حرمین) کے پیچھے نماز ناجائز سمجھتے ہیں ہاں صرف ریال کمانے کے لیے پیچھے پڑھ بھی لیتے ہیں بلکہ ریال کے اضافہ کے لیے اہلسنت کو نہ پڑھنے پر نہ صرف بدنام کرتے ہیں بلکہ چغلی جیسے حرام عمل کا ارتکاب کر کے علماء اہلسنت کو گرفتار کراتے ہیں جیسے حضرت علامہ حبیب الرحمٰن صاحب الٰہ آباد اور شہزادہ علامہ محمد اختر رضا بریلوی اور مولانا پیر کرم شاہ صاحب بھیرہ اور مولانا محمد ابراہیم کشمیری اور حضرت الحاج مولانا خورشید احمد صاحب اور علامہ نیّر صاحب بانی انجمن سپاہ مصطفےٰ پاکستان کے ساتھ ہوا۔

اہلسنّت بریلوی

جب سے وہابی عقائد کے ائمہ حرمین طیبین میں نماز پڑھانے شروع ہوتے اس وقت سے تاحال عدم جواز کا فتویٰ جوں کا توں ہے کبھی ریال کی لالچ اور نجدیوں کی دھمکیوں نے لچک پر تصور تک نہیں آنے دیا۔

مجدد اعظم امام احمد رضا بریلوی قبلہ عالم حضرت سید پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی حضرت پیر سید جماعت علی شاہ اور محدث اعظم علامہ سردار احمد لائلپوری اور حضرت محدث سید ابوالبرکات لاہوری رحمہم اللہ تعالےٰ سے لے کر آج تک وہ خود اور ان کے پیروکار غیور سنی نجدیوں کے پیچھے نمازیں نہیں پڑھیں اور نہ پڑھی ہیں۔

فتاویٰ اہلسنت

ان کے نہ صرف فتاویٰ بلکہ ہزاروں لاکھوں کی تعداد میں تصنیفیں ہیں چند نمونے ملاحظہ ہوں۔

قطب مدینہ کا فتویٰ

حضرت ضیاء الملتہ علامہ مولانا محمد ضیاء الدین مدنی (مدظلہ) اس وقت نماز ان کے پیچھے نہیں ہوتی کیونکہ بعض عقائد کفر کی حد تک پہنچے ہوتے ہیں احتیاط اسی میں ہے کہ اپنی نماز اگر ممکن ہو سکے تو الگ جماعت کے ساتھ ادا کرے اور اگر بہتر ہو تو انفرادی طور پر ادا کرے ویسے فساد سے بچنے کے لیے اور مسلمانوں میں بدگمانی سے دور رہنے کے لیے اگر کوئی پڑھتا ہے تو ٹھیک ہے مگر نماز

اعادہ کر لیا کرے امامت اور نماز کا مسئلہ حجاز کرمہ میں یہ پہلی مرتبہ پیش نہیں آیا بلکہ اس سے بھی پہلے تین دور ایسے گزر چکے ہیں کہ بہت سے امام وقت کے پیچھے نماز ادا کرنے سے گریز کرتے تھے یہاں تک کہ بعض صحابہ کرام کا بھی یہی عمل رہا ہے پہلا دور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی شہادت کے وقت پیش آیا جب کہ بہت سے صحابی اس زمانے میں بھی مقررہ امام کے پیچھے نماز پڑھنے سے گریز کرتے تھے کہ کہیں شہادت عثمان میں یہ بھی شامل نہ ہو۔ پھر دوسرا دور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی خلافت کے بعد آیا جب مملکت میں خلفشار ہوا اور بے دین طاقتیں ابھر کر سامنے آئیں اور اس طرح یزید کا دور سلطنت آگیا اس زمانے میں بھی لوگوں نے یزیدی امام کے پیچھے نماز پڑھنے سے گریز کیا۔

تیسرا زمانہ حجاج بن یوسف کا تھا عبداللہ بن زبیر سے اس کی لڑائی ہوئی۔ لاکھوں مسلمان شہید ہو گئے لوگوں نے اس کے مقررہ امام کے پیچھے نماز نہیں پڑھی

اب یہ چوتھا دور ہے بعض فسادی مسلمانوں کو یہ اعتراض ہوتا ہے کہ کچھ مخصوص عقائد کے لوگ سعودی امام کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے جب کہ لاکھوں مسلمان پڑھتے ہیں لاکھوں مسلمان اگر عقائد کی واقفیت کے بعد پڑھتے ہیں تو نماز کا ہونا محل نظر ہو گا لیکن ہمیں معلوم ہے مسلمان ان کے تمام عقائد سے واقف نہیں ہیں ایک سال ایک لاکھ سے زائد مسلمان ترکی سے حج کرنے آئے تھے میں نے خود دیکھا کہ ان کی بڑی بڑی جماعتیں مسجد نبوی میں علیحدہ ہوتی تھیں جن لوگوں کا عقیدہ گڑبڑ ہوتا ہے وہ اسی قسم کے الزامات لگاتے ہیں ہر عقیدہ اچھا ہے ہر شخص کے پیچھے نماز ہو جاتی ہے یہی کچھ مخصوص جماعتیں عوام میں انتشار پھیلاتی ہیں۔ سوچئے کہ اگر فاسق، فاجر، بدعقیدہ گمراہ کہ مشائخ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو ایذا پہنچنے والے نیک اور بزرگ لوگ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے سچے عاشق علماء۔ اور اولیا سب ایک ہی پلڑے میں ڈال دیئے جائیں تو خیر و شر کا معیار ہی باقی نہ رہے ہاں اتنی بات ضرور ہے کہ آپس میں فساد سے اجتناب ضروری ہے ایسی صورتوں میں گریز کرنا چاہیئے

جن صورتوں میں خواہ مخواہ مسلمانوں کے درمیان افتراق پیدا ہوتا ہے جہاں تک معتقدات کا سوال ہے اس پر بڑی بحثیں ہو چکی ہیں سینکڑوں کتابیں بھری پڑی ہیں جس کو شوق ہو معلومات حاصل کرے۔

بہر حال اہل سنت وجماعت کا یہ مسلمہ عقیدہ ہے کہ مسلمان حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات پر سب کچھ قربان کر دے ایمان کے کاملیت کی دلیل حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق کی حد تک محبت۔۔۔۔ اور عظمت ہے دانستہ یا نادانستہ قولاً یا فعلاً اشارۃً یا کنایۃً حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذرہ برابر توہین یا ان کو کسی صورت سے تکلیف پہنچانے کی نیت سے کوئی کام کرنا ایمان کے دائرے سے خارج ہوتا ہے اور اس طرح گمراہی کے راستے پر چلنے کے لیے کافی ہے۔ اسی لیے اہلِ سنت کا حج اس وقت تک مکمل ہوتا ہی نہیں جب تک کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ انور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی نیت سے مسجد نبوی میں حاضر نہ ہوں۔ کیونکہ اسلام دراصل حضور علیہ السلام کی غلامی کا نام ہے۔ خدا کے منکر دنیا میں بہت کم ہیں اور خدا کا نام بھی لیتے ہیں۔ اصل بات حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی ہے۔ اھ

(ترجمان اہل سنت صہ ۸۱/۸۲ جنگ آزادی ۱۸۵۷ء نومبر)

یاد رہے کہ مذکورہ بالا مضمون فتویٰ کے طور نہیں بلکہ بحیثیت ملفوظات کے ہے لیکن بزرگوں کے ملفوظات بھی فتاویٰ سے کم نہیں ہوتے اسی لیے قابل اعتماد ہوتے ہیں اور قطب مدینہ کی مذکورہ بالا تقریر اہلِ سنت عوام کی

ے اب رحمتہ اللہ تعالےٰ ۱۲۔ یاد رہے کہ یہ حضرت قطب مدینہ اعلحضرت امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ کے خلیفہ اور بڑے علامہ اور وقت کے قطب تھے نجدی دور سے پہلے مدینہ طیبہ باب المجیدی کے قرب میں مقیم تھے انکا فتویٰ یا ملفوظ بہت بڑے بڑے علماء سے زنی ہے۔ اویسی غفرلہٗ

رہبری کے لیے کافی ہے۔

غزالی زمان کا فتویٰ

آپ سے سوال ہوا کہ وہابی نجدی کے پیچھے جائے نماز جائز ہے یا نہیں اگر جائز نہیں تو ہزاروں لاکھوں کی تعداد میں حج پہ حرمین طیبین میں ان کے پیچھے نماز پڑھتے ہیں انکی نمازوں کا کیا حکم ہے آپ کے جواب کی تفصیل فقیر اویسی کے رسالہ دیوبندیوں کے پیچھے نماز کا حکم، میں ہے خلاصہ یہ ہے کہ مقتدی تین قسم ہیں

۱- بالکل بے خبر

۲- نجدی امام وغیرہ کے عقائد سے بے خبر صرف فروعی اختلاف سمجھتے ہیں ان دونوں کی نماز جائز ہے۔

۳- ان کے عقائد سے آگاہ ہو کر نماز پڑھنے والے کی نماز نہ ہوگی بلکہ اس سے ان نمازوں کا مواخذہ ہوگا ترجمان اہلسنت کراچی ۱۹۷۸ء

مفتی سید شجاعت علی کا فتویٰ

ہمارے ہاں بقاعدہ فتویٰ کی صورت میں عدم جواز کا پہلا فتویٰ ۲۶ مارچ ۱۹۷۶ء کو حضرت مولانا مفتی سید شجاعت علی صاحب قادری نے دارالعلوم امجدیہ کراچی سے دیا جو بے حد جامع اور مختصر تھا مخالفین نے راتوں رات طوفان برپا کر دیا آنا فانا پاکستان کی پوری فضا نفرت و عداوت کے غبار سے مسموم ہو گئی چنانچہ پھر مولانا سید شجاعت علی صاحب سے استفسار کیا گیا اور انہوں نے بلا لومتہ لائم نہایت دلیری سے تفصیلی جواب مرحمت فرما دیا۔ اور یہ اس لیے کہ اہلسنت و جماعت نہ تو خوشامدی ہیں نہ چاپلوس جس بات کو حق سمجھتے ہیں اسی پر عمل کرتے ہیں منافقت و ریاکاری سے انہیں قطعاً کوئی واسطہ نہیں مثلاً از روئے شریعت کا فتویٰ ہے کہ وہابی دیوبندی کے پیچھے اہلسنت کی نماز نہیں ہوتی تو یقیناً سنی عالم کسی دیوبندی وہابی اور جماعتئے کے پیچھے نماز نہیں پڑھے گا برخلاف دیوبندیوں، وہابیوں

جماعتیوں کے کر وہ مشرک، بدعتی، کافر کا فتویٰ بھی دیں گے اور ان کے پیچھے نماز بھی پڑھ لیں گے دور جدید کی اصطلاح میں اس منافقت کو وسعت قلبی اور عالی ظرفی کا نام دیا جاتا ہے اور انہیں جو اپنے نظریہ پر قائم رہیں ریا کاری نہ کریں۔ کردار کی پختگی کا مظاہرہ کریں تنگ نظر متعصب کہا جاتا ہے۔

۱۹۷۶ء میں ملک کے ایک بااثر شعبدہ باز نے ائمہ حرمین شریفین کو اس لئے بلایا کہ اپنے آپ کو پکا مسلمان ثابت کر سکے اس کی اسلام دوستی پر ائمہ مہر لگا جائیں اس کے محبّ اسلام ہونے پر ہر قسم کے شبہات مٹ جائیں تو دوسری طرف اس کے استاد بھی موجود تھے انہوں نے اس سے بڑھ کر ائمہ کو کاندھوں پر بٹھا لیا اور سیاسی فائدہ حاصل کرنے سے وہ بھی نہیں چوکے وہابیوں، دیوبندیوں نے ائمہ کے وسیع جبہ قبہ کی آڑ میں سواد اعظم اہلسنت وجماعت کو نشانہ بنایا اور اس پر فتویٰ بازی اور پروپیگنڈے کا راستہ اختیار کیا حالانکہ ان میں ہر ایک کو معلوم تھا اور ہے کہ اہلسنت وجماعت کسی نجدی وہابی بدعقیدہ کے پیچھے نماز پڑھنا درست نہیں سمجھتے مگر اس موقع پر اس کی تشہیر اس لیے کی جارہی تھی کہ ائمہ کی موجودگی میں عوام اہلسنت کو ان کے مشائخ وعلماء سے برگشتہ کر دیا جائے مگر ایسا نہ ہو سکا سنی علماء نے پوری قوت سے ان کا تعاقب کیا اور ان کے دھرم کا بھرم کھول دیا اور عوام نے ایک بار پھر ان ناہموار لوگوں کو مسترد کر دیا۔

پھر ۱۹۸۰ء ماہ جنوری میں امام حرم پاکستان میں آدھمکے باوجودیکہ اس وقت "قومی اتحاد" کے دعوے تھے لیکن دیوبندیوں نے اہلسنت کو بدنام کرنے میں کسر نہ چھوڑی شوال ۱۴۰۶ھ میں امام کعبہ نے طوفانی دورہ کیا اور بفضلہ تعالےٰ دیوبندیوں کو منہ نہیں لگایا لیکن پھر بھی یہ کوئی غیر مقلدین کے ساتھ مل کر ہمارے خلاف کمی نہیں کرتے۔

متن فتویٰ مفتی شجاعت علی

استفتاء۔ کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ پچھلے دنوں حرمین طیبین کے امام پاکستان کے دورے

پڑھاتے تھے انہوں نے پاکستان کے مختلف شہروں میں نمازیں پڑھائیں لاکھوں فرزندانِ توحید نے ان کی اقتداء میں نمازیں ادا کیں بعد میں معلوم ہوا کہ یہ حضرات وہابی عقائد رکھتے ہیں بعض کا خیال ہے کہ وہابی نہیں حنبلی عقائد رکھتے ہیں اب درج ذیل امور جواب طلب ہیں۔

۱۔ کیا ان اماموں کے وہابی ہونے کی صورت میں حنفی اہلسنت وجماعت کی نمازیں ہوئیں یا نہیں؟ اگر نمازیں نہیں ہوئیں تو اب کیا کریں؟

۲۔ مدینہ اور مکہ میں نمازوں کا کیا ہوگا۔

۳۔ اگر یہ امام حنبلی تھے تو نمازوں کا کیا ہوگا؟

سائل:۔ عبد المنعم کورنگی کراچی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ..... الجواب ھو الموافق الصواب

جواب سے قبل معلوم ہونا چاہیئے کہ جب امام صاحبان تشریف لائے تھے اس وقت مجھ سے فتویٰ طلب کیا گیا اور میں نے مسلک اہلسنت وجماعت کی روشنی میں مختصر جواب دے دیا بعد میں معلوم ہوا کہ بعض بدعقیدہ لوگوں نے اس فتویٰ کو سیاسی مقاصد کے لیے استعمال کرنا شروع کر دیا حالانکہ اس مسئلے کا سیاسی معاملات سے کچھ تعلق نہیں یہ عقائد وعبادات کا ایک مسئلہ ہے جس میں کسی قسم کی رو رعایت کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کسی کو حق نہیں پہنچتا کہ وہ مسلمانوں کو کسی ایسے امام کے پیچھے نماز ادا کرنے پر مجبور کرے جو ان کے عقیدے کا نہ ہو اس تمہید کے بعد معلوم ہو کہ۔

۱۔ اگر یہ امام صاحب وہابی تھے تو ان کے پیچھے بلکہ کسی بھی وہابی امام کے پیچھے حنفی المسلک اہل سنت وجماعت کی نماز نہ تو پاکستان میں درست ہوگی نہ کہیں اور۔ اگر نماز پڑھ لی گئی ہو اس کا اعادہ ضروری ہے اگر جمعہ کی نماز پڑھی تو ظہر کے چار فرض پڑھ لیں۔

۲۔ یہ کہ پہلے کہا جا چکا ہے کہ ان دونوں مقامات پر حنفی حضرات اپنی جماعت الگ کریں اور اگر جماعت الگ کرنے کی اجازت نہ ہو تو تنہا نماز پڑھیں پہلے حرم شریف

میں چاروں فقہاء کے معتقدین کے لیے الگ الگ مصلے تھے اور سب بکمال خشوع وخضوع اپنے اپنے طریقے کے مطابق نماز ادا کرنے میں آزاد تھے افسوس کہ اب یہ سہولت باقی نہ رہی

۳۔ اگر یہ حضرات حنبلی تھے تو بھی حنبلی امام کی موجودگی میں ان کی اقتداء بہتر اور افضل نہیں فقہ حنفی کی مستند کتاب فتاوی شامی میں ہے۔

ترجمہ: اگر ہر مذہب کا الگ الگ امام ہو جیسا کہ ہمارے زمانہ میں ہے تو اپنے مذہب کے امام کی اقتدا افضل ہے خواہ اس کی جماعت پہلے ہو یا بعد میں اسی کو عام مسلمانوں نے اچھا سمجھا ہے اور اسی پر مکہ مدینہ قدس مصر اور شام کے مسلمانوں کا عمل ہے اور جو اس سے اختلاف کرے اس کا کچھ اعتبار نہیں۔

تاریخ وہابیت ہم اہلسنت و جماعت وہابی اماموں کے پیچھے نمازیں کیوں نہیں پڑھتے اس کو سمجھنے کے لیے پہلے وہابیوں کی مختصر تاریخ سنیئے پھر ان کے عقائد کے لیے اگر بعد بھی آپ ان کے پیچھے نمازیں پڑھنا چاہیں تو آپ کی مرضی،

وما علینا الا البلاغ

وہابیت کی داغ بیل محمد بن عبد الوہاب نجدی (از ۱۱۱۶ھ تا ۱۲۰۷ھ) نے ڈالی ۱۱۴۳ھ میں اس نے علمائے مدینہ سے مناظرہ کیا جس میں اسے شکست فاش ہوئی جب مدینہ سے ناکام ہوا تو نجد کے بدوؤں میں اس نے اپنے مسلک کی تبلیغ شروع کر دی ابن مسعود نامی ایک حاکم اس کے خیالات سے متفق ہو گیا ان دونوں نے مل کر بیس ہزار کا ایک لشکر تیار کیا اپنا پایہ تخت درعیہ نامی جگہ کو قرار دیا ۱۲۱۸ھ میں اس لشکر نے مکہ مدینہ پر چڑھائی کر دی مسلمانوں کو بے دریغ شہید کر دیا مسجد نبوی شریف کے خزانوں کو لوٹ لیا محمد علی پاشا خدیو مصر کے حکم سے طوسون مصری نے ان سے جنگ کی ۱۲۲۷ھ میں ان سے فتح پائی اور مدینہ کو وہابیوں سے پاک کر دیا۔ ادھر محمد علی پاشا کے دوسرے بیٹے ابراہیم پاشا نے ۱۲۲۴ھ میں درعیہ وہابیوں کے پایۂ تخت کو فتح کر لیا مگر خفیہ طور پر وہابیت کی تبلیغ جاری رہی اور اس عقیدے کی حکومتیں قائم ہوتی رہیں۔

(از سیف چشتیاں پیر سید مہر علی شاہ گولڑوی ص۹۸)

محمد ابن عبدالوہاب نجدی کے عقائد

درج ذیل سطور میں وہابیوں کے چند عقائد ذکر کئے جاتے ہیں یہ ان کی اصل کتاب میں مذکور ہیں، حوالہ ساتھ درج ہے۔

۱۔ محمد کی قبر، ان کے دوسرے متبرک مقامات، تبرکات یا کسی نبی ولی کی قبر یا ستون وغیرہ کی طرف سفر کرنا بڑا شرک ہے۔ (کتاب التوحید محمد ابن عبدالوہاب ص ۱۲۴)

۲۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کا مزار گراد ینے کے لائق ہے اگر میں اس کے گرادینے پر قادر ہو گیا تو گرادوں گا۔ (اوضح البراہین)

۳۔ میری لاٹھی محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) سے بہتر ہے کیونکہ اس سے سانپ مارنے کا کام لیا جا سکتا ہے اور محمد مر گئے ان سے کوئی نفع باقی نہ رہا۔ (اوضح البراہین، ص۱۰)

۴۔ جس نے یارسول اللہ۔ یا عباس۔ یا عبد القادر وغیرہ کہا اور ان سے ایسی مدد مانگی جو صرف اللہ دے سکتا ہے جیسے بیماروں کو شفا۔ دشمن پر مدد اور مصیبتوں سے حفاظت وہ سب سے بڑا مشرک ہے اس کا قتل حلال ہے اور اس کا مال لوٹ لینا جائز ہے یہ عقیدہ اس صورت میں بھی شرک ہو گا جب کہ ایسا کہنے والا فاعل مختار اللہ ہی کو سمجھتا ہو اور ان حضرات کو محض سفارشی اور شفاعت کرنے والا جانتا ہو۔ (کتاب العقائد ص۱۱)

۵۔ میں جانتا ہوں کہ یہ لوگ توحید کا اقرار کر کے اسلام میں داخل نہیں ہو سکتے یہ لوگ ملائکہ اور اولیا سے شفاعت کے خواستگار ہیں اور اس طرح اللہ کا قرب چاہتے ہیں اسی وجہ سے ان کو قتل کرنا جائز اور ان کا مال لوٹنا حلال ہے۔

(کشف الشبہات ابن عبدالوہاب ص۶)

یہ چند عقائد تھے جن سے آپ نے اندازہ لگایا ہو گا کہ وہابیوں کے نزدیک تمام دنیا کے مسلمان مشرک قرار پاتے ہیں اب وہ حضرت جو دیوبندی مکتبۂ فکر رکھتے ہیں اور آج کل وہابیوں

کی حمایت محض اپنے مفادات کی خاطر کر رہے ہیں ذرا اپنے بزرگوں کے ارشادات پڑھ لیں۔

ارشادات علمائے دیوبند

(۱) مولانا اشرف علی تھانوی
(۲) مولانا خلیل احمد انبیٹھوی
۳۔ مولانا شبیر احمد عثمانی
۴۔ مولانا حبیب الرحمٰن دیوبندی اور دوسرے مقتدر علمائے دیوبندی المعتقدات صہ۱۲ پر رقمطراز ہیں۔

محمد ابن عبدالوہاب خارجی ہیں اور ان کا عقیدہ ہے کہ ہمارے فرقے کے علاوہ تمام عالم کے مسلمان مشرک ہیں اور علمائے اہلسنت اور عوام اہلسنت کا قتل جائز ہے۔
(المعتقدات صہ۱۲)

مولانا حسین احمد مدنی نے وہابیوں کی خوب خبر لی ہے فرماتے ہیں۔

محمد ابن عبدالوہاب کا عقیدہ تھا کہ جملہ اہل عالم اور تمام مسلمانان دیار مشرک و کافر ہیں اور ان سے قتال کرنا اور ان کے اموال کو ان سے چھین لینا حلال اور جائز ہے بلکہ واجب ہے چنانچہ نواب صدیق حسن خان نے خود ترجمے میں ان دونوں باتوں کی تصریح کی ہے۔
(الشہاب الثاقب صہ۴۳)

شان نبوت اور حضرت رسالت صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میں وہابیہ نہایت گستاخی کے کلمات استعمال کرتے ہیں اور اپنے مماثل ذات سرور کائنات خیال کرتے ہیں۔ اور اسی وجہ سے توسل دعا آپ کی ذات پاک سے بعد وفات نا جائز رکھتے ہیں ان کے بڑوں کا مقولہ ہے معاذاللہ نقل کفر کفر نباشد ہمارے ہاتھ کی لاٹھی ذات سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ہم کو زیادہ نفع دینے والی ہے ہم اس سے کتے کو بھی دفع کر سکتے ہیں اور فخر عالم صلے اللہ علیہ وسلم تو یہ نہیں کر سکتے۔ (الشہاب الثاقب صہ۴۲)

وہابیوں کے عقائد کے بعد اور علماء کی ان تصریحات کے بعد بھی اگر کوئی شخص وہابیوں

کے پیچھے نماز پڑھے تو سوائے اس کے کیا کہا جا سکتا ہے کہ اس کے نزدیک نماز کی کوئی اہمیت نہیں یہ امر واضح کرنا ضروری ہے کہ وہابیوں کی تردید صرف علمائے دیوبند نے ہی نہیں کی بلکہ علمائے حرمین طیبین مصر شام ترکی اور دنیا بھر کے علماء نے ان کے عقائد کا رد کیا ہے اللہ ہم سب کو عقیدہ کی اہمیت سمجھنے کی توفیق عطاء فرمائے۔" آمین"

علامہ شامی کا فتویٰ جیسا کہ ہمارے زمانے میں ہو رہا ہے کہ عبدالوہاب کے پیروکار جو نجد سے نکلے ہیں اور مکہ و مدینہ پر قابض ہو گئے ہیں اگرچہ یہ اپنے آپ کو حنبلی کہتے ہیں مگر حقیقت یہ ہے کہ وہ صرف اپنے آپ ہی کو مسلمان سمجھتے ہیں اور اپنے مخالفوں کو مشرک جانتے ہیں اس لیے انہوں نے علمائے اہلسنت کو عوام اہلسنت کو بے دریغ قتل کیا۔ (رد المحتار طبع مصر جلد ۴ ص ۳۳)

سید شجاعت علی قادری مفتی اہلسنت کراچی۔ کراچی الفتح ۲۸ مئی ۴ جون ۱۹۷۶ء ص ۲۱

اس کے بعد علماء کرام (اہلسنت) کی تصدیقات ہیں جن کے اسماء گرامی فقیر پہلے لکھ چکا ہے۔

فتویٰ دیوبند یہ دارالعلوم کراچی کا فتویٰ ہے یہ دارالافتاء دیوبندیوں کی سب سے محترم شخصیت مفتی محمد شفیع صاحب کے تحت چلتا ہے بلاتے مہربانی اس کو بھی شائع کر دیں تاکہ ہمارے دیوبندی حضرات کو معلوم ہو جائے کہ وہابی اماموں کے پیچھے نماز پڑھنا ہمارے نزدیک بھی مکروہ ہے اور حرمین شریفین طیبین میں بدرجہ مجبوری یہ کراہت کرنی پڑتی ہے جب کہ پاکستان میں اس کی ضرورت نہیں یہ اس لیے ضروری ہے کہ کہیں اہلسنت و جماعت کے لوگ ہم دیوبندیوں کو بھی وہابی نہ کہنے لگیں جب کہ درحقیقت ہم وہابی نہیں۔

استفتاء کیا فرماتے ہیں علمائے دیوبند بیچ اس مسئلے کے کہ زید کہتا ہے کہ الیاس کاندھلوی کی تبلیغی جماعت والے وہابی ہوتے ہیں اور محمد ابن عبدالوہاب نجدی کی نسبت سے وہابی کہلاتے ہیں بکر کہتا ہے کہ یہ بات غلط ہے محمد ابن عبدالوہاب نجدی گمراہ کن شخص تھا تبلیغی جماعت کو اور علمائے دیوبند سے اس کو کیا نسبت وہابی کے معنی ہیں اللہ والا

کیونکہ اللہ وہاب کا نام ہے لیکن زید مصر ہے کہ یہاں اصطلاحی یعنی ابن عبدالوہاب کے پیروں کی اقتدار کرنا کیسا ہے مکروہ تحریمی یا تنزیہی یا بلا کراہت جائز ہے۔

الجواب محمد ابن عبدالوہاب نجدی ایک بہت بڑے عالم تھے توحید وسنت کے پھیلانے اور شرک مٹانے میں انہوں نے بہت محنت کی ہے البتہ بعض چیزوں میں غلو کر گئے ان کے تبعین سعودی عرب میں پائے جاتے ہیں مولانا محمد الیاس صاحب محمد ابن عبدالوہاب کے پیرو نہیں تھے علماء حق سے علم حاصل کیا حضرت مولانا خلیل احمد صاحب مہاجر مدنی کے خلیفہ تھے دیوبند کے اکابر بھی محمد ابن عبدالوہاب کے پیروکار نہیں ہیں بہت سی باتوں میں ان کے مخالف ہیں تفصیل کے لیے "الشہاب الثاقب" کا مطالعہ کریں جو حضرت مولانا سید حسین علی مدنی کی تصنیف ہے جو لوگ محمد ابن عبدالوہاب کی ہر بات میں پیرو ہیں حتیٰ کہ ان کے غلو میں بھی شریک ہیں ان کی بجائے ایسے امام کی اقتدا بہتر ہے جو مسلک امام ابوحنیفہ پر ہو۔ محمد ابن عبدالوہاب کے پیروکار چونکہ سعودی عرب میں ہے اور حرمین شریفین میں وہی امامت کرتے ہیں اس لیے حجاج کرام کو ان کے ہی پیچھے نماز پڑھنا پڑتی ہے اور تھوڑی سی جو کراہت برداشت کرنا پڑتی ہے ورنہ حرم شریف کی جماعت سے محرومی ہوتی ہے جو لوگ وہاں جا کر گھروں میں علیحدہ جماعت کر لیتے ہیں وہ حرم شریف کی نماز سے محروم ہوتے ہیں اور سخت غلطی کرتے ہیں۔

(محمد عاشق الٰہی دارالعلوم کراچی)

یہ فتوی بھی کراچی کے الفتح ۲۸ مئی ۴ جون ۷۶ء صفحہ ۲۱ میں شائع ہوا۔ اس کا عنوان یوں قائم کیا۔

دیوبندی نقطہ نظر۔

انتباہ آپکے رسالے میں مفتی سید شجاعت علی قادری مفتی اہل سنت کا فتوی پڑھا اب یہ دارالعلوم کراچی کا فتوی ہے اور فتوی اوپر آپ پڑھ چکے ہیں۔

فضلائے دیوبند کا تقیہ

شاید گزشتہ صفحات کے مطالعہ کے بعد ایک صاف دل حق کے متلاشی کے لیے مزید کی ضرورت باقی نہ رہی ہو مگر اب جب کہ اس مسئلہ کی تحقیق کی ذمہ داری قبول ہی کر لی ہے تو پھر اسے آخر تک کیوں نہ پہنچایا جائے۔ تو حضرات ؟

دوسرے بے شمار شرعی، اور سیاسی مسائل کی طرح "وہابیت ونجدیت" کے بارے میں بھی یہ حضرات سخت تضادات واضطراب کے شکار میں اور آج تک حتمی فیصلہ نہ کر سکے کہ "وہابیت ونجدیت" خیر ہے یا شر! اگر ہم اس "وہابی" کو علمائے دیوبند کا دردِ سر کہیں تو کچھ بیجا نہ ہوگا یا پھر حلق کی ہڈی نہ نگلی جاتی نہ اگلی جاتی۔

یا پھر یہاں بھی وہی دو رُخی پالیسی کار فرما ہے جو ہمیشہ سے ان مقدسین کا طرۂ امتیاز رہی ہے اس کی تفصیل جیسا کہ ابھی آپ نے مولانا عاشق الٰہی دار العلوم کراچی کے فتویٰ میں پڑھا محمد ابن عبدالوہاب بڑے عالم بہت بزرگ شرک وبدعت کے مٹانے والے بھی تھے اور غلو کرنے والے بھی۔ ان کے پیچھے نماز مکروہ ہوتی ہے مگر پڑھنی بھی چاہیئے حوالہ مولانا حسین احمد مدنی کی الشہاب الثاقب کا دیتے ہیں اور مولانا حسین احمد صاحب مدنی انہیں باغی، قاتل مردود، خبیث اور بدعقیدہ لکھتے ہیں۔ پھر آپ ہی فرمائیں کہ ایسے افراد کے پیچھے۔ کیا نماز مکروہ ہی ہوگی یا سرے سے ہوگی ہی نہیں۔

دراصل لیپا پوتی کی فطرت اور حصول اغراض ومقاصد کی عادت نے انہیں کردار کی پختگی سے بیگانہ کر دیا ہے اور ان کی مثال کچھ یوں ہو کر رہ گئی ہے پیش حکیم ملا۔ اور پیش ملا حکیم۔ اور۔ پیش ہیچ ہر دو۔ وپیش ہر دو، ہیچ۔ بہر صورت

عمہ من انداز قدرت رامی شناسم

دیوبندی بھی وہابی ہیں

حقیقت یہ ہے کہ وہابیوں کے بارے میں علمائے دیوبند کی وارفتگی وبیگانگی اپنائیت واجنبیت اور الفت

نفرت کچھ اس طرح خلط ملط ہے کہ یہ فیصلہ کرنا تقریباً محال ہو جاتا ہے کہ خود ان حضرات کو کون سی جنس میں شمار کیا جائے۔

کبھی تو یہ حضرات وہابیت و نجدیت پر ایسے شیفتہ و فریفتہ نظر آتے ہیں کہ جیسے ماں جائے ہوں۔ اور کبھی ایسی لاتعلقی و بیگانگی کا اظہار ہوتا ہے جیسے ازلی و ابدی دشمنی ہو اور اگر آپ ہم سے پوچھیں تو دیوبندی اور وہابی توام (جوڑواں) ہیں کیونکہ یہ دونوں پرچیاں ایک ہی لفافے سے برآمد ہوئی ہیں۔

دیوبندیوں کا رنگ و روپ

ان کی تقسیم کچھ یوں ہے کہ دیوبندی حضرات نظریاتی اور اعتقادی لحاظ سے کٹر وہابی ہیں اور عملاً حنفیت کے مدعی ہیں۔ اور غالباً ایسے ہی لوگوں کے لیے ارشاد باری ہے۔

مذبذبين بين ذالك لا الى هؤلاء ولا الى هؤلاء

مگر یہ حضرات گانٹھ کے پکے ہیں اِدھر سے بھی بٹورتے ہیں اور اُدھر سے بھی پاکستان میں بھی چندے کی مار دھاڑ کرتے ہیں اور سعودی عرب سے بھی وصولیابی ہوتی ہے بہر صورت فیصلہ ناظرین کے ہاتھوں ہے تفصیل ملاحظہ فرمائیں اور دیکھیں کہ فضلائے دیوبند نے کیا کیا گل کھلائے ہیں اگر آپ وہابیوں کے خیر و شر کے بارے میں کسی حتمی فیصلے تک پہنچ سکیں تو مبارکباد قبول فرمائیں اور نتیجہ سے ہمیں بھی آگاہ کریں۔

وہابی۔ محمد ابن عبدالوہاب کے مقتدیوں کو وہابی کہتے ہیں ان کے عقائد عمدہ تھے

(فتاویٰ رشیدیہ ج ا ص ۱۱۱)

وہابی۔ محمد ابن عبدالوہاب کا پیرو فرقہ جو صوفیوں کا مد مقابل خیال کیا جاتا ہے۔

(فیروز اللغات ص ۵۴۸)

وہابی:۔ وہابی کے معنی ہیں بے ادب با ایمان اور بدعتی کے معنی ہیں باادب بے ایمان

(الافاضات الیومیہ اشرف علی تھانوی ج ۴ ص ۱۷۰)

وہابی :۔ وہابی اللہ والے کو کہتے ہیں کیونکہ وہاب اللہ کی صفت ہے۔ (افریشیا)

وہابی :۔ اس لقب کے یہ معنی ہیں کہ جو شخص مسلک میں ابن عبدالوہاب کا تابع اور موافق ہو

(فتاویٰ دار العلوم دیوبند جلد ۵ ص ۲۳۴)

۶۔ وہابی :۔ اس وقت ان اطراف میں وہابی متبع سنت اور دیندار کو کہتے ہیں۔

(فتاویٰ رشیدیہ ج ۲ ص ۱۴۷)

۷۔ وہابی : نجدی عقائد کے معاملہ میں تو اچھے ہیں۔

(الافاضات الیومیہ حصہ ۴ ص ۷، اشرف علی تھانوی)

۸۔ وہابی :۔ عجیب فرقہ ہے ان میں اکثر بیباک گستاخ دلیر ہوتے ہیں ذرا خوف آخرت نہیں ہوتا جو جی میں آتا ہے جس کو چاہتے ہیں کہہ دیتے ہیں شیعوں کی طرح ایسوں کا بھی تبرائی مذہب ہے۔

(الافاضات الیومیہ حصہ ششم ص ۲۲۹)

۹۔ وہابی :۔ ایک مولوی صاحب نے لکھا تھا کہ نجدیوں کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ میں نے لکھ دیا کہ محض نجدی ہیں اگر تھوڑے سے وجدی بھی ہوتے تو خوب ہوتا۔

(الافاضات الیومیہ حصہ ششم ص ۴۰۲)

۱۰۔ وہابی :۔ اگر کوئی ہندی شخص کسی کو وہابی کہتا ہے تو یہ مطلب نہیں کہ اس کا عقیدہ فاسد ہے بلکہ مقصود ہوتا ہے کہ وہ سنی حنفی ہے۔

(المہند طبع دیوبند ص ۹ خلیل احمد انبیٹھوی)

فرمائیے کہ اس سے بڑا کذب بھی ممکن ہے خدارا بتائیے تو سہی کہ ہند کے کس حصے میں وہابی سنی حنفی کو کہتے ہیں۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

المہند کی یہ وہ عبادت ہے جسے مولانا خلیل احمد انبیٹھوی نے علمائے حرمین طیبین کے سامنے پیش کر کے وہابیت سے اپنی اور اپنے دیوبندی علماء کی برءیت ظاہر کی تھی اور دیار مقدس کے بزرگ ترین علماء کو دھوکہ اور فریب دے کر من غشنا فلیس منا

جس نے ہمیں دھوکا دیا ہم میں سے نہیں) کی مصداق بنے تھے ورنہ برصغیر ہی بلکہ پوری دنیا میں کہیں بھی کسی مقام پر وہابی سنی حنفی کو نہیں کہتے

اس اجمال کی تفصیل کچھ یوں ہے کہ جب علمائے حرمین شریفین کو اس بات کا علم ہوا کہ علمائے دیوبند کے عقائد بھی وہابیانہ ہیں تو انہوں نے چھبیس سوال پر مبنی ایک استفتا دیوبند بھیج دیا اور ان سے ان کے عقائد کے بارے میں تفصیلاً وضاحت طلب کی گئی جس کا جواب لکھا گیا اور اس فتوی پر جن کے دستخط ہیں وہ علمائے دیوبند کی بڑی محترم اور مقتدر شخصیتیں ہیں۔

۱۔ مولانا محمود الحسن صاحب دیوبندی

۲۔ مولانا عزیز الرحمٰن صاحب مفتی دیوبند

۳۔ مولانا عبدالرحیم صاحب۔

۴۔ مولانا قدرت اللہ صاحب۔

۵۔ مولانا حبیب الرحمٰن صاحب۔

۶۔ مولانا عاشق الٰہی صاحب۔

۷۔ مولانا کفایت اللہ صاحب۔

۸۔ مولانا اشرف علی صاحب تھانوی۔ وغیرہ۔ جس کا بارہواں سوال درج ذیل ہے۔

سوال:۔ محمد ابن عبدالوہاب نجدی حلال سمجھتا تھا مسلمانوں کے خون اور ان کے مال و آبرو کو اور تمام لوگوں کو منسوب کرتا تھا شرک کی جانب اور سلف کی شان میں گستاخی کرتا تھا اس کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے اور کیا سلف اور اہل قبلہ کی تکفیر کو تم جائز سمجھتے ہو؟ یا کیا مشرب ہے۔ (المہند ص ۱۸)

۱۱۔ وہابی جواب:۔ ہمارے نزدیک ان کا وہی حکم ہے جو صاحب درمختار نے فرمایا ہے یہ خوارج کی ایک جماعت ہے شوکت والی جنہوں نے امام پر چڑھائی کی تھی

اس تاویل سے کہ امام کو باطل یعنی کفر یا ایسی معصیت کا مرتکب سمجھتے تھے جو قتال کو واجب کرتی ہے اس تاویل سے یہ لوگ (وہابی) ہماری جان و مال کو حلال سمجھتے ہیں اور ہماری عورتوں کو قیدی بناتے ہیں ان کا حکم باغیوں کا ہے۔

ہم ان کی تکفیر صرف اس لیے نہیں کرتے کہ یہ فعل تاویل سے ہے اگرچہ باطل ہی سہی اور علامہ شامی نے اس کے حاشیہ میں فرمایا ہے کہ جیسا کہ ہمارے زمانہ میں ابن عبدالوہاب کے تابعین سے سرزد ہوا کہ نجد سے نکل کر حرمین شریفین پر متغلب ہوئے اپنے کو حنبلی بتاتے تھے مگر ان کا عقیدہ تھا کہ بس وہی مسلمان ہیں اور جو ان کے عقیدہ کے خلاف ہو وہ مشرک ہے اور اسی بناء پر انہوں نے اہلسنت اور علمائے اہلسنت کا قتل مباح سمجھ رکھا ہے۔ (المہند طبع دیوبند صـ۱۸، صـ۱۹)

۱۲۔ وہابی:۔ کیا یہ حال کسی وہابی خبیث کو نصیب ہوا ہے۔

(الشہاب الثاقب مولانا حسین احمد مدنی صـ۵۳ طبع دیوبند)

۱۳۔ وہابی۔ کیا یہ حالت کسی وہابیہ خبیثہ کی ہے کیا یہی کلمات ان کی گندی زبانوں سے نکلتے ہیں ...... وہ خبثا اس قسم کی گفتگو کو معاذ اللہ بددینی اور شرک خیال کرتے ہیں

(الشہاب الثاقب مطبوعہ دیوبند صـ۵۱)

۱۴۔ الحاصل وہ (ابن عبدالوہاب) ایک ظالم باغی۔ خونخوار۔ فاسق شخص تھا اس وجہ سے خصوصاً اس کے اور اس کے اتباع (پیروکار) سے دل بغض تھا اور ہے اور اس قدر کہ اتنا قوم یہود سے ہے نہ قوم نصاریٰ سے نہ مجوس سے نہ ہنود سے۔

(الشہاب الثاقب مولانا حسین احمد مدنی طبع دیوبند صـ۴۲)

۱۵۔ وہابی: عقائد میں ہم سب متحد مقلد اور غیر مقلد ہیں اعمال میں مختلف ہوتے ہیں۔ واللہ اعلم۔ رشید احمد گنگوہی۔ (فتاوی رشیدیہ حصہ دوم صـ۱۰)

اور خیر سے گنگوہی صاحب مولانا حسین احمد صاحب مدنی کے مرشد ہیں اور

مولانا حسین احمد صاحب مدنی فرماتے ہیں۔

استاد کا احترام اس وقت تک ہے جب تک وہ صراط مستقیم پر ہے اور جب اس نے صحابہ کرام کا احترام اور اتباع سلف کرام چھوڑ دیا اور تمام مسلمانوں کے اساتذہ کرام کو چھوڑ دیا اور باغیوں اور غیر مقلدوں اور اہل ضلال میں شامل ہو گیا تو اس کا کوئی احترام باقی نہ رہا۔

(ملفوظات شیخ الاسلام حصہ اول مطبوعہ دیوبند صد ۲۱۵)

۱۶۔ وہابی :۔ نجدیوں میں اعتدال پسندی نہیں ہے برائی بہر حال برائی ہے خواہ اس کا صدور والدین کی طرف سے کیوں نہ ہو۔ (ملفوظات شیخ الاسلام صد ۱۲۴)

ع۔ ببیں تفاوت رہ از کجا است تا بکجا

اقرار نامہ ، وہابی۔ چاہے فاسق بے غیرت کہیں یا وہابی بے ملت کہیں اپنے حق میں صیقل زنگار ہے۔ (تقویۃ الایمان مع تذکیر الاخوان مولوی اسمٰعیل دہلوی صد ۲۵۲)

وہابی :۔ جب مولوی منظور نعمانی اور مولوی زکریا میں بانی تبلیغی جماعت کے مولوی الیاس صاحب کی خلافت و جانشینی کے بارے میں جھگڑا ہوا تو مولوی منظور احمد نے کہا کہ ہم بڑے سخت وہابی ہیں ہمارے لیے اس بات میں کوئی کشش نہ ہو گی کہ یہاں حضرت کی قبر مبارک ہے یہ مسجد ہے جس میں حضرت نماز پڑھتے تھے (سوانح مولانا یوسف صد ۱۹۲) جواب میں مولانا زکریا بھی غراتے اور کہنے لگے۔

مولوی صاحب میں تم سے بڑا وہابی ہوں تمہیں مشورہ دوں گا کہ حضرت چچا جان کی قبر اور حضرت کے حجرہ اور در و دیوار کی وجہ سے یہاں آنے کی ضرورت نہیں۔

(سوانح مولانا یوسف صد ۱۹۳)

شترمرغ حیرانی کی بات ہی کیا ہے کہ دیوبندی نجدی محمد بن عبدالوہاب کو نیک بھی کہہ دیتے ہیں اور بُرا بھی اس کی تفصیل فقیر نے رسالہ شترمرغ میں لکھی ہے اس کی وجہ ظاہر ہے کہ یہ تقیہ باز پرلے درجے کے ہیں اور ان کا منشور ہے چلو اُدھر ہوا جدھر کی ہے سب کو معلوم ہے کہ نجدی جب حرمین طیبین پر پہلی بار قابض ہوئے گنگوہی زندہ تھا اس نے محمد بن عبدالوہاب کو عقیدت کے پھول برسائے پھر جب شکست کھا گئے۔ اور حکومت مصر نے وہابیوں پر حرمین طیبین پر پابندی لگا دی تو شریف خاندان کے زمانہ میں حسین احمد نے محمد بن عبدالوہاب کو خبیث وغیرہ وغیرہ لکھا اور خلیل احمد انبیٹھوی نے المہند لکھ کر اپنی اور تمام دیوبندیوں کی صفائی پیش کر دی مولوی اشرف علی تھانوی نے دونوں زمانے پائے اسی لیے پہلے اسے اچھا لکھ دیا پھر دوسرے دور میں بُرا کہہ دیا اب کے دور میں ریال کے طمع اور لالچ میں دوغلی پالیسی اختیار کر کے ریال بٹورنے میں اہلسنت کو بدنام کرنے کی ٹھانی ان کا ہمیں بدنام کرنا مذہب کے درد میں ریال بٹورنے کے تعویذ ہیں۔

صلح کلی اور بزدل سُنّی فقیر اویسی غفرلہٗ نے ہر پہلو سے واضح طور ثابت کر دکھلایا امام حرم (مکہ مدینہ) وغیرہ چونکہ محمد بن عبدالوہاب نجدی کے نہ صرف پیروکار بلکہ عاشق زار ہیں اس لیے ان کے بُرے عقائد کی وجہ نماز ناجائز ہے جس نے بھول کر پڑھی اسے اعادہ ضروری ہے ورنہ قیامت میں ان نمازوں کا مواخذہ ہوگا صلحکلیت کی بیماری ہے تو اس کا علاج ہمارے پاس نہیں اگر حرمین پر قابضین کا ڈر ہے تو ڈرپوک کا حج کیسا گھر بیٹھے رہتے۔

سوالات وجوابات دیوبندیوں کے پیچھے نماز کا حکم" تصنیف میں اس مسئلہ کے سوالات وجوابات تفصیل سے آگئے ہیں یہاں چند توہمات کا ازالہ مطلوب ہے ورنہ یہ کوئی علمی اور شرعی سوالات نہیں۔ مثلاً

سوال: حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم حاضر و ناظر بھی ہیں اور زندہ بھی اور مختار کل بھی تو

پھر ان اماموں کو ہٹا کیوں نہیں دیتے

(جواب الزامی) اللہ تعالیٰ حاضر و ناظر بھی ہیں اور "علی کل شیئ قدیر" ہے تو اس نے کعبہ معظمہ پر مشرکین کو کیوں نہ ہٹایا بلکہ اس سے بڑھ کر یہ کہ انہوں نے کعبہ معظمہ کا طواف کرنے وغیرہ وغیرہ اور ان کو اس قبضہ پر صدیاں گذریں حضور نبی پاک صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مکہ کو فتح کیا تب کعبہ معظمہ ان خرابیوں سے آزاد ہوا تو یہاں کون سا منحوس کہیگا کہ اتنا سال اللہ تعالیٰ بے بس رہا (معاذ اللہ) اور حضور علیہ السلام تشریف لائے تو.......

جواب ۲:۔ اب اور اس سے پہلے بارہا بیت المقدس (وہ بھی قبلہ اور بیت اللہ ہے۔ دشمنان اسلام قابض رہے بارہا اہل حق نے قبضہ کیا اور بارہا دشمنان اسلام نے وہاں کے متعلق کیا خیال ہے کہ اللہ تعالیٰ (معاذ اللہ) بے بس ہو گیا تھا بلکہ یہی کہا جائیگا اس میں کوئی راز ہو گا تو یہاں بھی یہی کہہ دو۔

تحقیقی جواب | یہ عالم اسباب ہے اللہ تعالیٰ بندوں کو ان کے اسباب کے مطابق ان کے حال پر چھوڑتا ہے ایسے ہی نبی پاک صلے اللہ علیہ وسلم عالم دنیا جب تشریف لائے تو انہی اسباب کے مطابق زندگی بسر فرمائی اب بھی وہی کیفیت ہے اس میں اختیار و عدم اختیار کو کیا دخل۔

سوال :۔ حضور علیہ السلام کی مسجد اور کعبہ کے امام ہیں اسی لیے شرم آتی ہے کہ ان کے نماز نہ پڑھی جائے۔

جواب :۔ سیدنا علی المرتضیٰ اور دیگر صحابہ رضی اللہ عنہ سید عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے ساتھ بغاوت کرنے والوں اور پھر یزید کے دور میں یزید کے خونخوار اماموں کے پیچھے صحابہ نہ صرف نماز پڑھنی چھوڑ دی انہوں نے تو مسجد نبوی شریف بلکہ مدینہ طیبہ شہر کو چھوڑ دیا۔ اور ہمیں تو [illegible] وقت اور بفضلہ تعالیٰ اپنے دوستوں کیساتھ جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا نصیب ہوتی ہے۔

سوال :۔ حضور علیہ السلام نے مسجد نبوی میں چالیس نمازوں کے پڑھنے کا حکم فرمایا ہے اد

حج کے دوران منیٰ۔ مزدلفہ۔ عرفات میں نمازوں کا کیا ہو گا۔؟

جواب:۔ یہ بھی حضور نبی پاک صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا علم غیب ہے کہ صرف نمازوں کا فرمایا ہے کسی حدیث شریف میں یہ حکم نہیں کہ ضروری ہے کہ امام کے پیچھے پڑھی جائیں کیونکہ حضور علیہ السلام کو علم تھا کہ حکومتیں بدلتی رہیں گی اسی لیے صرف نماز کا حکم ہے باجماعت کا حکم نہیں۔

سوال:۔ حرمین طیبین میں لاکھوں نماز کا ثواب ملتا ہے جماعت سے نہ پڑھی گئی تو؟

جواب:۔ خود امام کی نماز ہی نہ ہو تو تمہاری نماز کہاں جائے گی لاکھوں کے لالچ میں ایک نماز بھی گئی جس کا قیامت میں مواخذہ ہو گا۔

فقط

الفقیر القادری ابو صالح محمد فیض احمد اویسی غفرلہٗ ۲ جمادی الاولیٰ ۱۴۱۳ھ شب جمعرات
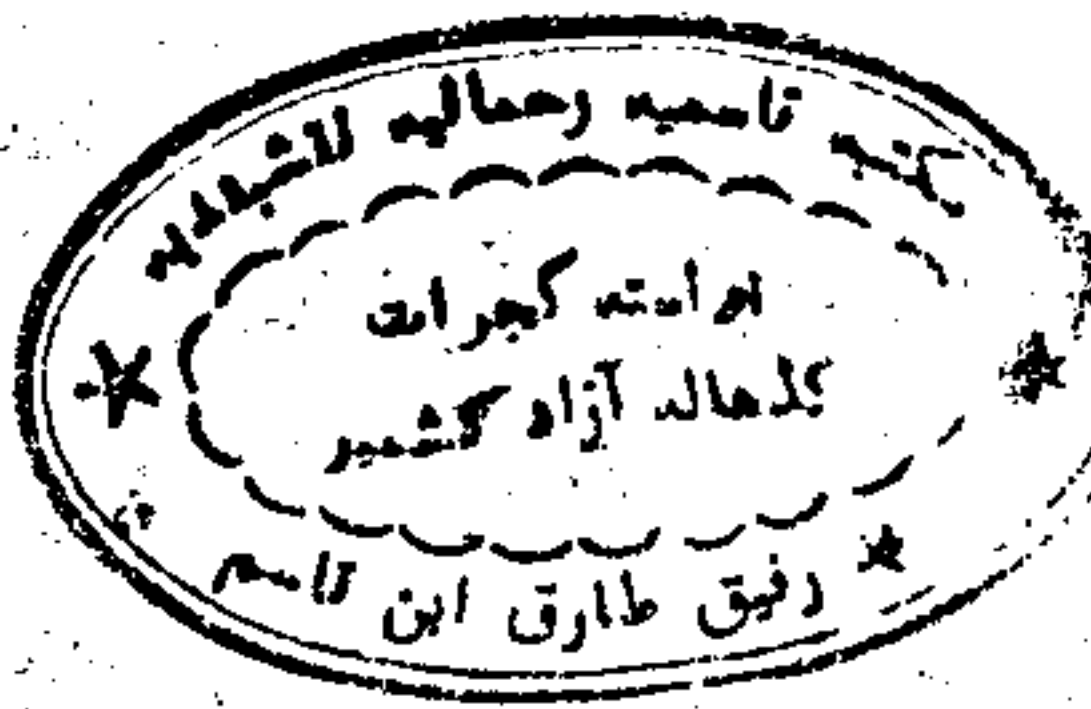
کلام امام احمد رضا خان فاضل بریلوی

دشمن احمد پہ شدت کیجئے ملحدوں کی کیا مروت کیجئے
ذکر ان کا چھیڑیئے ہر بات میں چھیڑنا شیطان کا عادت کیجئے
مثل فارس زلزلے ہوں نجد میں ذکر آیات ولادت کیجئے
غیظ میں جل جائیں بے دینوں کے دل یارسول اللہ کی کثرت کیجئے
کیجئے چرچا انہیں کا صبح و شام جان کافر پہ قیامت کیجئے
شرک ٹھہرے جس میں تعظیم حبیب اس برے مذہب پہ لعنت کیجئے
ظالمو! محبوب کا حق تھا یہی عشق کے بدلے عداوت کیجئے
غوث اعظم آپ سے فریاد ہے زندہ پھر یہ پاک ملت کیجئے
یاخدا تجھ تک ہے سب کا منتہی اولیا کو حکم نصرت کیجئے
میرے آقا حضرت اچھے میاں
ہو رضا اچھا وہ صورت کیجئے

خوشخبری مکتبہ غوثیہ

الحمد للہ کراچی شہر میں عرصہ دراز سے یہ ضرورت محسوس کی جارہی تھی کہ اہلسنت کا کوئی ایسا مکتبہ ہو جوکہ اہلسنت کے لئے دینی مواد کی ضرورت کو پورا کرے۔ چنانچہ علماء اہلسنت کے فیض سے اس مکتبہ کا قیام عمل میں آیا۔ اہلسنت کی دیرینہ خواہش پوری ہوئی۔ مکتبہ غوثیہ سے آپ علماء اہلسنت کی کتب، تقاریر، نعت، تلاوت اور درس نظامی کی کتب بھی بارعایت خرید فرما سکتے ہیں۔ لہٰذا عوام اہلسنت، مدارس اہلسنت سے گزارش کی جاتی ہے کہ مکتبے کے ساتھ تعاون فرمائیں اور کچھ وقت عنایت فرماکر مشاہدہ فرمائیں۔

اس تمام کام کا سہرا استاذ من استاذ العلماء حضرت علامہ مولانا مفتی قاضی عبدالحلیم صدیقی ہزاروی صاحب اور قبلہ پیر طریقت رہبر شریعت شہنشاہ خطابت حضرت علامہ مولانا مبلغ اسلام قبلہ سید شاہ تراب الحق القادری رضوی جنہوں نے ہمیں حوصلہ عطا فرمایا۔ اللہ عزوجل سے دعا ہے کہ ان دونوں بزرگوں اور تمامی علماء اہلسنت کا سایہ تادیر قائم فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

العبد الفقیر عبدالوحید القادری

محمد قاسم القادری ہزاروی

نوٹ : مکتبہ غوثیہ نے دو رسالوں کی اشاعت ہے

۱۔ امام حرم اور ہم ۲۔ دیوبندی امام کے پیچھے نماز کا حکم

عنقریب چند رسائل اور بھی آرہے ہیں۔

علماء اہلسنت کی کتب ہول سیل میں بھی دستیاب ہیں۔